اللہ پاک کو خالق خنزیر کہنا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9104

تاریخ اجراء: 18ربیع الاول1446ھ/23ستمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے گفتگو کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے، لہٰذا وہ خنزیر اور دیگر جانوروں کا بھی خالق ہے، اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی رب تعالیٰ کو خنزیر کا رب کہہ کر پکارے، تو اس کے بارے میں حکمِ شرعی کیا ہے؟ کیا اس طرح اللہ تعالیٰ کو پکارنا کفر ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

رب العالمین جلّ وعلا کی بارگاہِ اقدس کے ادب واحترام کا تقاضا یہ ہے کہ اُس کی طرف کسی بھی طرح کی برائی یا ناپسندیدہ چیز کی نسبت نہ کی جائے، اگرچہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے، تاہم اس کی طرف اچھی چیزوں کی نسبت کرنے کا حکم ہے، مثلاً فضل واحسان، نعمتِ الٰہی اور نیک بندوں، وغیرہ کی نسبت کی جائے، جیسا کہ اسے ربّ الانبیاء، ربّ الصحابہ، ربّ العباد الصالحین، ربّ السماوات والارض، ربّ المشرقین والمغربین کہا جائے۔ اس کے مقابلے میں بُری چیز کی نسبت کرنا ممنوع ہے، مثلاً: اسے ربّ القاذورات، رب القنادیر، ربُّ الخنازیر، یعنی گندگیوں، بندروں اور خنزیروں کا رب، وغیرہ کہنا کہ یہ اہل ایمان کے دلوں میں خدا کی موجود تعظیم کے منافی انداز ہے، تاہم اگر کسی نے کہہ دیا، تو اُس پر مطلقاً حکمِ کفر نہیں لگے گا، جب تک کہ معاذ اللہ علی التخصیص کوئی توہین وغیرہ کی نیت وصورت نہ پائی جائے۔

خود نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک ارشادات سے رہنمائی ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اچھوں کی نسبت کی جائے، چنانچہ ایک طویل حدیث پاک کا جزء ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہوئے عرض کی: ”أنت رب الطيبين أنزل رحمة من رحمتك“ ترجمہ: (اے اللہ!) تُو پاکیزہ

لوگوں کا رب ہے، اپنی (وسیع) رحمتوں میں سے (خاص) رحمت نازل فرما۔ (سنن أبي داود، باب الرقی، جلد 4، صفحہ 12، مطبوعہ المکتبۃ العصریہ، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت علامہ ابن رُسلان شہاب الدین مقدسی رملی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہِ (سالِ وفات: 844ھ / 1440ء) لکھتے ہیں: "(انت رب) بالرفع (الطيبين) أي: الطاهرين من المعاصي، ويحتمل المتكلمين بالكلم الطيب، وخصوا بالذكر؛ لشرفهم وفضلهم على غيرهم، وإن كان رب الطيبين والخبيثين فلا ينسب إلى الله الا الطيب، كما لا يقال: رب الخنازير" ترجمہ: یعنی تُو گناہوں سے پاک لوگوں کا رب ہے اور یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ (تُو) پاکیزہ کلام کرنے والوں کا رب ہے اور (حدیث پاک میں) بالتخصیص اچھوں اور پاکیزہ لوگوں کا ذکر ان کے شرف و فضل کی وجہ سے کیا گیا، اگرچہ اللہ تعالیٰ اچھوں اور بُروں سب کا رب ہے، مگر اس کی طرف پاکیزہ چیز کی ہی نسبت کی جائے گی، جیسا کہ (اللہ تعالیٰ کو) خنزیر کا رب نہیں کہا جا سکتا ہے۔ (شرح سنن ابوداود لابن رُسلان، جلد 15، صفحہ 630، مطبوعہ مصر)

مشکوٰۃ المصابیح کی ایک حدیث پاک کے تحت علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1014ھ / 1605ء) لکھتے ہیں: "وقيل: الشر لا يضاف إليك بحسن التأدب، ولذا لا يقال: يا خالق الخنازير وإن خلقها، وهذا كقوله تعالى عن إبراهيم عليه السلام وإذا مرضت فهو يشفين مضيفا المرض إلى نفسه والشفاء إلى ربه" ترجمہ: کہا گیا کہ (اے اللہ!) تیری بارگاہ کے حسنِ ادب کے سبب تیری طرف برائی کی نسبت نہیں کی جائے گی، اسی وجہ سے یہ نہیں کہا جا سکتا "اے خنزیر کے پیدا کرنے والے"، اگرچہ اسے بھی اللہ پاک نے ہی پیدا فرمایا ہے اور یہ اللہ پاک کے اس فرمان کی طرح ہے جو قرآنِ مجید میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کا موجود ہے کہ "جب میں بیمار ہوتا ہوں، تو وہ مجھے شفا دیتا ہے"، آپ عَلَیْہِ السَّلام نے مرض کی نسبت اپنی طرف اور شفا کی نسبت اپنے رب عزوجل کی طرف کی۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 2، صفحہ 493، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور یہ بات کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے، تو اس کی طرف نسبت بھی کر سکتے ہیں، اس کا جواب دیتے ہوئے امام ابو منصور محمد بن محمد ماتریدی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہِ (سالِ وفات: 333ھ) "تاویلات اھل السنۃ" میں، علامہ خطابی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہِ (سالِ وفات: 388ھ) نے "شأن الدعاء" میں اور امام بیہقی رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ عَلَیْہِ نے "القضا والقدر" میں لکھا، واللفظ للآخر: "يضاف معاظم الخليقة إليه عند الثناء والدعاء فيقال: رب السموات

والأرضين، كما يقال: يارب الأنبياء والمرسلين، ولا يحسن أن يقال: يارب الكلاب ويارب القردة و الخنازير ونحوها من سفل الحيوان وحشرات الأرض، وإن كانت إضافة جميع المكونات إليه من جهة خلقه لها والقدرة عليها شاملة لجميع أصنافها" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے وقت اس کی طرف اُس کی عظمت والی مخلوق کی نسبت کی جائے، لہٰذا "رب السموات والأرضین اور رب الانبیاء والمرسلین" کہا جائے اور کتوں، بندروں اور خنزیروں، سِفلی مخلوقات اور حشرات الارض وغیرہ کا رب نہ کہا جائے، اگرچہ تمام مخلوقات کی خلقت یعنی پیدا کرنے کے لحاظ سے اسی کی طرف منسوب ہیں اور اس کی قدرت ہر قسم کی مخلوق کو شامل ہے۔ (القضاء و القدر، صفحہ 276، مطبوعہ مکتبۃ العبیکان، الریاض)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net